بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

جلد ۳۳ | ۱۹ ماہ تبوک ۱۳۲۴ھش | ۱۱ شوال ۱۳۶۴ھ | ۱۹ ستمبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۱۹

ڈلہوزی ۱۷ ماہ تبوک (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت تاحال وجع نقرس کیوجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ باوجود درد نقرس کی زیادتی کے حضور حضرت مولوی شیر علی صاحب کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی عام طبیعت اچھی ہے۔ نیند بھی اچھے طور پر آجاتی ہے۔ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب علاج کر رہے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ گو سوزش پہلے سے کم ہے۔ پیشاب گو آلہ سے نکالنا پڑتا ہے۔ لیکن آسانی سے خارج ہو جاتا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۸ ماہ تبوک۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کیطرف سے مولوی محمد حسین صاحب مبلغ اور مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی کو دیالگڑھ ضلع گورداسپور ایک جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا۔

آج بعد نماز مغرب قریشی عطاء الرحمٰن صاحب محلہ ناصر آباد قادیان نے اپنے بھائی قریشی عطاء المنان صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے احباب شامل ہوئے اور دعا کی۔

روزنامہ الفضل قادیان ۱۱ شوال ۱۳۶۴ھ

کیتھولک چرچ ہسٹری میں اسلام کے متعلق غلط بیانیاں

(از ایڈیٹر)

جب سٹیٹسمین جیسے وقیع اخبار کے ... اسلام کے متعلق واقفیت کا یہ حال ہے کہ حال ہی میں اس نے بڑے وثوق کے ساتھ اپنے خیال میں ہندو مسلم اتحاد کی ... کامیاب تجویز یہ پیش کی ہے کہ "ہندوستان میں اتحاد ناممکن ہے تاوقتیکہ سب ہندو اور مسلمان اکٹھے ہو کر ایک جگہ بیٹھ کر گائے اور سؤر کے گوشت سے لطف اندوز ہونا تسلیم نہ کرلیں" تو متعصب اور اسلام کے ساتھ کینہ اور بغض رکھنے والے پادریوں پر کیا افسوس۔ اگر وہ اسلام کے خلاف صریح غلط بیانیاں کریں اور شائع کریں۔ کیونکہ ایک طرف تو انہیں اسلام کے متعلق صحیح واقفیت نہیں ہوتی۔ اور دوسری طرف اسلام کی دشمنی اور عداوت جو ان کے سینوں میں جاگزیں ہوتی ہے۔ ان سے ایسی ایسی باتیں کہلواتی ہے۔ جو نہایت ہی مضحکہ خیز اور سراسر غلط ہوتی ہیں۔

معلوم ہوا ہے کلکتہ کے ایک مشنری کالج کے ہائی سکول سیکشن میں ایک کتاب "کیتھولک چرچ ہسٹری" طالب علموں کو پڑھائی جاتی ہے جس میں ایک باب اسلام کے سخت خلاف موجود ہے۔ اس باب میں ایک تو اسی پرانے اور بوسیدہ الزام پر زور دیا گیا ہے۔ جو اسلام کی بہ جبر اشاعت کے متعلق لگایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ اور ایسی باتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ جو سراسر غلط اور بے بنیاد ہیں۔ مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنت وہب جو قریش میں سے تھیں۔ ان کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ یہودی النسل تھیں اور ان کے عقائد یہود کے تھے۔ حالانکہ یہ سراسر غلط اور کھلا جھوٹ ہے۔ اور کوئی تاریخ دان ایک لمحہ کے لئے بھی اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح یہ بھی قطعاً غلط ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عمر کے تیسویں سال میں نبوت کا دعوےٰ کیا۔ یہ بات تاریخی طور پر ثابت شدہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس سال کی عمر کے بعد نبوت کا دعوےٰ کیا۔ اور یہ چالیس سال آپؐ نے اس پاکیزگی اور تقدس کے ساتھ اپنی قوم میں گزارے۔ کہ کسی کو آپؐ کی مقدس زندگی کے خلاف باوجود اس چیلنج کے کہ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون انگشت نمائی کی قطعاً جرأت نہ ہوئی۔

پھر یہ بھی غلط ہے۔ کہ نبوت ملنے کے بعد جب بت پرستی کے خلاف آپؐ نے وعظ شروع کیا۔ تو بت پرست قریشیوں کے غیظ و غضب کو دیکھ کر آپؐ فوراً اپنے ساتھیوں سمیت مدینہ چل دیئے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اعلان نبوت کے بعد آپؐ مسلسل ۱۳ سال مکہ میں تشریف فرما رہے۔ اور باوجود اس کے کہ قریش آپؐ پر اور آپؐ کے متبعین پر انتہائی ظلم و ستم روا رکھتے تھے۔ آپؐ نے اسلام کی تعلیم کھول کھول کر ان کے سامنے پیش کی۔ اور کوئی چیز اس مقصد سے آپؐ کو روک نہ سکی۔ نہ تو اپنے مہربان چچا ابوطالب کی یہ تحریک کامیاب ہوئی۔ کہ جو تم چاہو قریش اسے پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپؐ نے صاف الفاظ میں فرما دیا۔ کہ خواہ سورج میرے دائیں اور چاند بائیں ہاتھ پر رکھ دیا جائے میں تبلیغ اسلام کو نہیں چھوڑ سکتا۔ نہ ابوجہل وغیرہ اشد ترین مخالفین کے مظالم نے آپؐ کا حوصلہ پست کیا۔ آپؐ بلا خوف و خطر اسلام کی تبلیغ کرتے رہے یہاں تک کہ خدا تعالےٰ نے آپؐ کو مکہ سے چلے جانے کا اذن دیا اور آپؐ دعوےٰ نبوت کے تیرہ سال گزارنے کے بعد مدینہ تشریف لے گئے۔

اسی کتاب میں اسلام کے متعلق ایک عجیب و غریب غلط بیانی یہ کی گئی ہے۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مذہب میں آخرت کو صرف مادی شکل میں پیش کیا گیا ہے اور اسلام روحانی تخیل سے خالی ہے۔ حالانکہ اسلام نے روحانیت پر جس قدر زور دیا ہے اس کا عشر عشیر بھی کسی اور مذہب میں نہیں پایا جاتا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اسلام نے آخرت کی زندگی میں ملنے والی بعض نعماء یا عقوبتوں کے نام وہی بیان کئے ہیں۔ جو اس مادی دنیا میں لئے جاتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ یہی مادی اشیاء وہاں ہونگی۔ بلکہ اس کی وجہ محض یہ ہے۔ کہ انسان ان کے متعلق کچھ نہ کچھ قیاس آرائی کر سکے۔ ورنہ اسلام نے صاف اور واضح الفاظ میں بتا دیا ہے۔ کہ لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر۔ یعنی وہ اشیاء تو ایسی ہیں۔ جنہیں کبھی کسی انسانی آنکھ نے دیکھا تک نہیں۔ اور جن کے متعلق کسی انسانی کان نے کچھ سنا نہیں۔ حتیٰ کہ ان کے متعلق کبھی کسی انسان کے دل میں خیال بھی نہیں گزرا۔ جس مذہب نے تمام اشیاء کے روحانی ہونے کے متعلق یہ تعلیم دی ہو۔ اور جس نے انسانی زندگی کا سب سے بڑا آمال اور آخرت کی زندگی میں سب سے بڑا انعام یہ بتایا ہو۔ کہ رضوان من اللہ اکبر یعنی اللہ تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی سب نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہے۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ روحانی تخیل سے خالی ہے کتنا بڑا ظلم ہے۔

دراصل اس قسم کی غلط بیانیوں کے ذریعہ بچوں کے دلوں میں اسلام کے خلاف زہر پیوست کرنے کی نہایت معیوب کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے تدارک کی یہی صورت ہے۔ کہ اسلام کے متعلق صحیح امور پر مشتمل لٹریچر کثرت سے شائع کیا جائے۔ علاوہ ازیں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کو جو کئی سال سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر تمام ہندوستان میں ہوتے ہیں زیادہ سے زیادہ کامیاب بنایا جائے۔ ایک طرف ان میں غیر مسلموں کو شریک کرنے کی خاص طور پر کوشش کی جائے۔ اور دوسری طرف آپکی ذات والاصفات پر جو اعتراضات کئے

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ملٹری ہسپتال لکھنؤ بعض مشکلات میں ہیں۔ (۲) راجہ غلام محمد صاحب باڑی پورہ کشمیر بعارضہ السّر بیمار ہیں۔ ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ (۳) شیخ رحیم بخش صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موگہ عرصہ چھ ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ آنکھوں کے درد کی شدت کے باعث بہت بیقرار رہتے ہیں۔ (۴) محمد اسماعیل صاحب وکیل یادگیر۔ سیٹھ شیخ حسن صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ حج کو جا رہے ہیں (۵) بیوی سلطے خان صاحب کاٹھگڑھی کی اہلیہ رسول بیگم صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ (۶) محمد حضرت اللہ صاحب وصال بمبئی روحانی تکالیف میں مبتلا ہیں۔ (۷) عبداللہ خان صاحب ملتان بیمار ہیں۔ (۸) مرزا عبدالرحیم صاحب امرتسر کا امتحان ۲۴ ستمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ (۹) اہلیہ محمد یونس صاحب دہلی عرصہ سے بعارضہ دمہ اور ہچکی بیمار ہیں۔ (۱۰) محمد یوسف صاحب کارکن امور عامہ کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۱۱) ڈاکٹر عبدالحمید صاحب کا امتحان D.P.H کلکتہ میں کامیابی۔ بخیریت واپسی اور بچوں کی دینی و دنیاوی ترقی کے خواہاں ہیں (۱۲) جناب مولوی محمد صاحب کلکتہ کچھ عرصہ سے اگزیما اور ملیریا کے عارضہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ (۱۳) مولوی جلال الدین صاحب شمس کی بھانجی عزیزہ امۃ اللہ بیگم بعارضہ بخار۔ کھانسی زکام وغیرہ بیمار رہے۔ (۱۴) عبدالرحمٰن صاحب کریم میڈیکل سٹور قادیان اٹھارہ سال سے متواتر مالی تنگیوں میں مبتلا ہیں۔ اور اب جسمانی کمزوریاں بھی لاحق ہیں۔ (۱۵) عزیز الدین صاحب لاہور کے پانچ بچے عرصہ سے بخار وغیرہ امراض سے بیمار ہیں۔ (۱۶) ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب بنگالی قادیان اور انکے اہل و عیال بیمار ہیں۔ (۱۷) چوہدری عبدالرحیم صاحب ملوک مٹھم ضلع گورداسپور سل میں مبتلا ہیں (۱۸) امۃ الرشید زہرا صاحبہ قادیان کے والدین اکثر بیمار رہتے ہیں۔ اور ان کے بھائی مرزا منور احمد صاحب محاذ جنگ پر ہیں جن کی بخیریت واپسی کے خواہاں ہیں (۱۹) عاشق محمد خان صاحب چک کے بھائی محمد یعقوب کی جاپان کا جنگی قیدی تھا۔ اب ہوم ڈے رسٹ کیمپ ملتان میں ہے۔ (۲۰) ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ناتھ ضلع شیخوپورہ نے زندگی وقف کی ہے۔ اور بعض روحانی کمزوریاں ہیں۔ (۲۱) جماعت کیرنگ کے امام الصلوٰۃ قاضی شیخ حسن صاحب بیمار ہیں (۲۲) ستار بخش صاحب ایم۔ اے ایک دفتری فروگذاشت کی وجہ سے سنگین کیس میں الجھے ہوئے ہیں۔ احباب سب کیلئے دعا فرمائیں۔

پتے مطلوب ہیں سندھ کی مندرجہ ذیل جماعتوں کے ڈاک کے پتے تبلیغی ضروریات کے لئے مطلوب ہیں۔ سیکرٹری صاحبان تبلیغ یا مقامی پریذیڈنٹ صاحبان بپتہ ذیل پر مطلع فرمائیں۔ چک ۱۹۵ و نمبر ۲۰ ٹنڈو جان محمد مالیر چھاؤنی۔ ٹھارو شاہ۔ گوٹھ چوہدری محمد امین نور آباد۔ گوٹھ چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔

خاکسار ڈاکٹر احمد دین پراونشل سیکرٹری تبلیغ سندھ۔ کنری۔ سندھ

عہدہ میں ترقی عبدالحمید صاحب عابد فضلہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے گزیٹڈ پوسٹ پر ترقی دی ہے۔ اب آپ سنٹرل فوڈ گرین آفیسر اکونٹس کے عہدہ پر تعینات ہوئے ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس ترقی کو مبارک کرے

لجنہ اماء اللہ ملتان کی رپورٹ ۱۲ ستمبر کو شیخ مسعود احمد صاحب رشید منتظم انصار کے مکان پر ان کی بیگم صاحبہ (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ) نے فتح کی خوشی میں خاص میٹنگ بلائی۔ غیر احمدی خواتین نے بھی شرکت کی۔ ساڑھے چھ بجے کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد حسب ذیل تقاریر ہوئیں

"خاتمہ جنگ":۔ حمیدہ بیگم صاحبہ۔

"خطبہ حضرت امیر المومنین" "جماعت اپنی کوتاہیوں کو دور کرے":۔ زبیدہ خاتون صاحبہ

"دوسری جنگ عظیم اور جماعت احمدیہ":۔ بیگم شیخ مسعود احمد صاحب رشید۔

اخیر میں حاضرین کی تواضع مٹھائی اور شربت سے کی گئی۔ (معاون سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ملتان)

ولادت (۱) سید احمد علی صاحب سیالکوٹی کے ہاں ۳۰ اگست ۱۹۴۵ء کو چوتھی لڑکی تولد ہوئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مبارکہ نام تجویز فرمایا (۲) سردار نذر حسین صاحب دار الفضل کے ہاں چار لڑکیوں کے بعد لڑکا پیدا ہوا۔ (۳) احتجاج علی صاحب درویش قادیان کو ۲ ستمبر ۱۹۴۵ء اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا۔ احتزاج علی نام رکھا گیا (۴) حوالدار نصیب خان صاحب کو ۱۳ ستمبر ۱۹۴۵ء اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشید خان نام رکھا۔ (۵) سید ریاض احمد صاحب ابن سید لال شاہ صاحب جہلم کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ اس خوشی میں شاہ صاحب نے ۶ ماہ کیلئے "الفضل" کا "خطبہ نمبر" غیر مستطیع کے نام جاری کرایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نام فیاض احمد تجویز فرمایا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

احمدی نوجوانوں سے خطاب

آؤ مل کر جذبۂ حبّ خدا پیدا کریں
انجمن تو ہے بہارِ انجمن پیدا کریں

بھول جائیں مولد و مسکن کی سب حد بندیاں
ہم جہاں پہنچیں ہیں اپنا وطن پیدا کریں

باغِ عالم میں نسیم دلکشا بن کر چلیں
گل کھلائیں زینت و زیب چمن پیدا کریں

قابلِ اصلاح ہے ہر ہر خیابان چمن
باغِ عالم میں نئے سرو و سمن پیدا کریں

دیدنی ہو جس کے جلوے کی بہارِ بے خزاں
داغ ہائے دل سے وہ طرفہ چمن پیدا کریں

بارشِ رنج و غم و آلام ہے مخلوق پر
سعیِ پیہم سے مداوائے محن پیدا کریں

ترک کردیں نکتہ چینی اور دل آزاری کی راہ
متقی بن جائیں خوئے حسنِ ظن پیدا کریں

کھینچ لیں سینوں سے دل شیریں کلامی کے طفیل
خوش نوا بن کر نیا طرز سخن پیدا کریں

ڈھال بن جائیں یتیم و بیکس و مظلوم کی
ظالموں کے واسطے دار و رسن پیدا کریں

ہم عصائے پیری بن جائیں ضعیفوں کے لئے
جابروں کے واسطے بیت الحزن پیدا کریں

محو ہو جائے عدو بھی حسنِ سیرت دیکھ کر
اپنے اندر وہ نرالا بانکپن پیدا کریں

خیر و برکت جس کے دامن سے ہو وابستہ سلیم
زہد و تقویٰ کا وہ نوری پیرہن پیدا کریں

(سید محمود میاں سلیم شاہجہانپوری از امروہہ)

جنگی قیدیوں کے متعلق خط و کتابت

جو جنگی قیدی جاپانیوں کے قید میں ہیں۔ یا جن کے گم ہونیکی اطلاع تھی ان کے بارے میں جو خط بھیجے جائیں ان پر صاف صاف لفظوں میں "پی۔ او۔ ڈبلیو میل" لکھ کر اس پتہ پر بھیجے جائیں۔

معرفت ریکارڈ پی۔ او۔ ڈبلیو میل سنٹر بمبئی۔ انڈیا کمانڈ

ان لوگوں کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے اس پتہ پر خط بھیجا جائے۔

ریکارڈ۔ پی۔ او۔ ڈبلیو۔ انفارمیشن بیورو۔ پی۔ او۔ ڈبلیو ڈائرکٹوریٹ ایڈ جوٹنٹ جنرلس برانچ جی۔ ایچ۔ کیو۔ شملہ۔

(ناظر امور عامہ)

تمام جماعتوں میں آڈیٹر مقرر کئے جائیں

متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ تمام جماعتیں آڈیٹر منتخب کر کے نظارت ہذا سے اس کی منظوری حاصل کریں۔ اور ہر مہینے کے حسابات کی پڑتال کرا کے نظارت ہذا میں رپورٹ کیا کریں۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ جماعتیں اس طرف توجہ کر رہی ہیں۔ لیکن ابھی بہت سے جماعتیں ایسی ہیں جہاں آڈیٹر مقرر نہیں ہوئے۔ اس لئے پھر یاد دہانی کیجاتی ہے۔ کہ جلد از جلد آڈیٹر کے انتخاب کی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

۲۔ منتخب شدہ شہری آڈیٹران کی طرف سے ماہانہ اور دیہاتی آڈیٹران کی طرف سے سہ ماہی رپورٹ آنی ضروری ہے۔ مگر اس پر پورے طور پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ اس طرف بھی خاص طور پر توجہ کی ضرورت ہے۔

(ناظر بیت المال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خاتمہ جنگ ——— اور ——— امن عالم

جنگ بظاہر ختم ہو چکی ہے۔ اور دنیا نے ایک لمبے عرصہ کے بعد امن کا سانس لیا ہے۔ مگر بڑے بڑے لیڈر اور سیاستدان اسی فکر میں ہیں۔ کہ آئندہ زمانہ میں کس طرح دنیا کو جنگ کی تباہ کاریوں اور سائنس کی ہلاکتوں سے بچایا جائے۔

چونکہ یہ مسئلہ مذہبی نوعیت کا ہے۔ اور مذہب کو اس میں بڑا بھاری دخل ہے جیسا کہ جنرل میکارتھر نے جاپان کے اطاعت نامہ پر دستخط ہونے کے بعد کہا کہ "یہ مسئلہ بیشتر مذہبی نوعیت کا ہے۔ اور اس کے سمجھنے کے لئے انسان کے اخلاق اور ذہنیت کا ترقی یافتہ ہونا ضروری ہے۔" (شہباز ۴ ستمبر ۱۹۴۵ء)

لہٰذا اس موقعہ پر رہبر دنیا۔ مصلح عالم۔ شہزادۂ امن۔ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ پیش کیا جاتا ہے۔ اور بتایا جاتا ہے۔ کہ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیشکردہ پروگرام پر عمل کئے بغیر دنیا میں امن قائم کرنا ایک ایسا خواب ہے۔ جو کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔ اور یہ تدبیریں اوہام باطلہ کا ایک متصور محل ہے۔ جو ہمیشہ ہی تشنۂ تکمیل رہے گا۔

عالمگیر امن کے لئے پہلا اصل جو بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ وہ پیشوایان مذاہب کی تعظیم ہے۔ دنیا میں سینکڑوں اور ہزاروں قومیں آباد ہیں۔ جن کے کروڑوں اور اربوں انسانوں کا اپنے پیشواؤں اور راہنماؤں کے ساتھ عقیدت اور محبت کا یہ عالم ہے۔ کہ وہ اپنے مال اولاد اور جانیں تو قربان کرسکتے ہیں۔ مگر ان کی توہین کسی رنگ میں بھی گوارا نہیں کرسکتے۔ اور حق یہی ہے۔ کہ جب تک دنیا کی ہر قوم دوسری قوم کے نبیوں اور برگزیدہ انسانوں کی عزت و توقیر نہیں کریگی۔ اور ان کی شان میں گستاخی کرنے سے باز نہ رہے گی۔ اس وقت تک ملک کی فضا درست نہیں ہوسکتی۔ اور امن وامان قائم ہونا دشوار ہے۔ چنانچہ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر خاص زور دیا ہے۔ کہ دنیا کی ہر قوم میں خدا کے برگزیدہ انسان ہوئے ہیں۔ تم ان سب کی عزت کرو۔ اور اس طرح اتحاد بین الاقوام کی ایک نہایت مستحکم بنیاد رکھی۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے (۱) وان من امة الا خلا فیھا نذیر (فاطر ع ۳) کہ دنیا کی کوئی قوم بھی ایسی نہیں جس میں اللہ تعالےٰ کا کوئی بندہ مامور نہ ہوا ہو۔ پھر (رعد ع ۱) میں فرمایا۔ کہ (ب) انما انت منذر ولکل قوم ھاد۔ کہ تو ایک نذیر ہے۔ اور ہر ایک قوم کے لئے ہادی ہوا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے قیام امن کا طریق بیان فرمایا۔ اور اس پر عمل کرنے کے لئے لا نفرق بین احد من رسلہ کا حکم دیا۔ پھر اسی پر بس نہیں۔ بلکہ فرمایا۔ کہ تم مشرکین کے بتوں کو بھی برا نہ کہو۔ کیونکہ اس طرح امن کی فضا مکدر ہونے کا اندیشہ ہے پھر آپ کا اپنا عمل اس بارے میں مشعل راہ ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک یہودی اور ایک مسلمان آپس میں جھگڑ پڑے۔ یہودی کہتا کہ موسےٰ علیہ السلام بڑے ہیں اور مسلمان کہتا کہ نہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے افضل بنایا ہے جب یہ بات دربار رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہونچی۔ تو فرمایا مجھے موسیٰ (علیہ السلام) پر اس رنگ میں فضیلت مت دو۔ کہ انکی اہانت مقصود ہو۔ اسی طرح حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق بھی فرمایا کہ مجھے یونس (علیہ السلام) پر اس رنگ میں برتری اور فضیلت مت دو۔ کہ ان کی اہانت کا پہلو نکلتا ہو۔ اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے۔ تو وہ راستی اور صداقت پر ہرگز نہیں ہے۔ اس کے علاوہ صلح حدیبیہ ایسے نازک موقعہ پر بھی محض امن کی خاطر ایسے شرائط قبول فرمالئے۔ جو کفار کے حق میں تھے۔

دوسرا اصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذہبی آزادی کا پیش فرمایا۔ ہر مذہب کے ماننے والے یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ ان کا مذہب ہی دنیا میں سچا ہے۔ اور وہ برداشت نہیں کرسکتے۔ کہ انہیں جھوٹا کہا جائے۔ یا ان پر جبر کرکے ان کے جذبات سے کھیلا جائے۔ اگر ایسا ہوتا تو اس کا نتیجہ سوائے کشت وخون اور فتنہ وفساد کے کچھ نہیں ہوتا۔ لہٰذا مذہبی آزادی ایک ضروری اور لابدی چیز ہے۔

اسی اصل کے مدنظر بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی تعلیم پیش فرمائی جس میں ہر شخص کے لئے مذہبی آزادی کا پورا پورا خیال رکھا گیا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ یکون الدین للہ دین کا معاملہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور ہر انسان آزاد ہے۔ جو چاہے مذہب اختیار کرے۔ کسی پر جبر نہیں۔ پھر فرمایا لا اکراہ فی الدین کہ دین کے بارے میں ہر شخص مختار ہے۔ نیز فرمایا قل الحق من ربکم فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ظاہر ہو چکا ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے۔ اور جو چاہے انکار کرے۔

پھر اسلام کی بے نظیر تعلیم میں باوجودیکہ جزاء سیئة سیئة مثلھا کا حکم ہے۔ ساتھ ہی امن کے پہلو کو ملحوظ رکھتے ہوئے فرمایا۔ فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ بیشک بدی کی سزا اس کے مناسب حال دینا جائز ہے مگر عفو اور درگزر سے اصلاح ہوتی ہو۔ تو یہ بات بہتر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس کا اجر دے گا۔ اس میں امن عامہ کا ایک اصول بتا دیا۔ کہ نہ تو ہر موقعہ پر عفو سے اصلاح ہوتی ہے۔ اور نہ ہر موقعہ پر سزا ضروری ہوتی ہے۔ بلکہ دونوں باتیں موقعہ اور مناسبت وقت کے لحاظ سے اختیار کرنی ضروری ہیں۔ غرض جو تعلیم آپ نے دنیا کے سامنے پیش فرمائی۔ وہ ایک بہترین کامل اور جہانگیر تعلیم ہے۔ جس میں عفو کے موقعہ پر عفو اور سزا کے موقعہ پر سزا کی ہدایت ہے۔ تا اصلاح ہو۔ اور امن قائم ہو۔

تیسرا اصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساواتِ باہمی کا پیش کیا اور فرمایا کہ نسلی اور قومی امتیاز کو چھوڑ دو۔ گورے اور کالے کے فرق کو جانے دو۔ حاکم ومحکوم اعلےٰ وادنےٰ سرمایہ دار اور مزدور کی خلیج کو وسیع نہ کرو۔ اور اس نسلی امتیاز کو مٹانے کے لئے خدا تعالےٰ کا یہ ارشاد پیش فرمایا۔ یا ایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر وانثیٰ وجعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کہ پیدائش کے لحاظ سے تم سب مرد اور عورت کی اولاد ہو۔ پھر ایک دوسرے پر برتری کیسی ہاں متقی اللہ تعالےٰ کے حضور مراتب اعلےٰ کا حقدار ہے۔ پھر بڑے چھوٹے کے امتیاز کو مٹانے کے لئے عملی طور پر نماز کو رکھا۔ جس میں پانچ اوقات بلا امتیاز محمود وایاز سب کے سب ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اور بندہ و بندہ نواز کا کوئی امتیاز نظر نہیں آتا۔

چوتھا اصل آپ نے اتحاد بین الاقوام کا جو پیش فرمایا۔ اور اس میدان میں جس پاکیزہ تعلیم کے حامل خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ وہ یہ ہے کہ کسی دوسرے مذہب کی صداقت کا انکار نہ کیا جائے۔ بلکہ اس کی صداقت کو تسلیم کیا جائے۔ چنانچہ قرآن پاک میں فرمایا گیا۔ رسول من اللہ یتلوا صحفاً مطھرة فیھا کتب قیمة کہ نبی اکرم ایک ایسے رسول ہیں۔ جن کی تعلیم میں پہلی سب کتابوں اور تعلیموں کی صداقتیں جمع ہیں۔ یعنی ؂

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

کے آپ حقیقی مصداق ہیں۔

یہ اصول پیش کرکے آپ نے بے نظیر اتحاد بین الاقوام کی بنیاد رکھی۔ کہ ہر مذہب جس کو لوگوں میں قبولیت حاصل ہو چکی ہے۔ اس میں اپنے وقت میں صداقت پائی جاتی تھی۔ اور آج اس میں جو نقص ہے۔ وہ بعد میں آنے والے پیرؤوں کی وجہ سے ہے۔ کہ انہوں نے اپنی تعلیم میں ردوبدل کر دیا۔

اس کے علاوہ غیر قوموں سے اتحاد کے لئے فرمایا ان جنحوا للسلم فاجنح لھا وتوکل علی اللہ۔ چنانچہ آپ کا اسوۂ حسنہ اس بارہ میں دنیا کے لئے قابل رشک ہے کہ جب مشرکین مکہ کے مظالم سے تنگ آکر آپ مدینہ تشریف لے گئے۔ تو سب سے پہلے وہاں پہونچ کر آپ نے یہودی اقوام سے جو مذہبی لحاظ سے آپ کے سخت مخالف تھیں مختلف قسم کے معاہدات کئے۔ تا ملک کا امن بحال رہے۔ اور اسی طرح دوسرے قرب وجوار کے قبائل سے بھی معاہدات کئے۔ اور یہ اجازت فرمائی۔ کہ مدافعانہ رنگ میں ادفع بالتی ھی احسن کے حکم پر عمل کیا جائے۔ کیونکہ یہ بات دشمن کو بھی دوست بنالیتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ

ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ کہ آپؐ نے جانی دشمنوں تک کو بھی معاف فرمادیا۔ بلکہ ان پر احسان کئے۔ غرض آپؐ کی طرف سے محبت اور احسان کا ایک دریا امڈا چلا آرہا تھا۔ اور رحمۃ للعالمین کی صفت اپنی جلوہ گری کرتی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔

مثال کے طور پر طائف کا واقعہ ہی لے لیجئے۔ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کہا گیا کہ ان بے رحم لوگوں نے آپؐ کو بہت تنگ کیا۔ کیا ان کو ہلاک کر دیا جائے۔ تو آپ نے فرمایا۔ نہیں نہیں۔ یہ لوگ اپنی نادانی اور کم عقلی کے باعث ایسا کرتے رہے۔ مجھے امید ہے کہ انہی لوگوں میں سے ایمان لانے والے پیدا ہونگے۔ اللہ اللہ کس قدر عفو اور رحم ہے۔ دشمن نادان تو خون کا پیاسا اور آپؐ کی ایذا دہی پر تلا ہوا ہے۔ مگر آپؐ اسی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور رحم کی درخواست کرتے ہیں۔

اس کے بعد مکہ والوں سے آپؐ کا حسن سلوک دیکھئے۔ انہوں نے ہر رنگ میں آپؐ کو اور آپؐ کے متبعین کو تختہ مشق بنایا۔ اور وہ وہ ظلم ڈھائے کہ زمین و آسمان بھی لرز اٹھے۔ انہوں نے مسلمانوں کو ننگے بدن تپتی ہوئی ریت پر لٹایا۔ اُن کے ناک میں نکیل ڈالی۔ عورتوں کی بے حرمتی کی۔ بچوں کو یتیم بنایا۔ اور بائیکاٹ کر کے شعب ابی طالب میں تین سال تک روکے رکھا۔ جہاں اُن کو درختوں کے پتے اور خشک چمڑے ابال ابال کر کھانے پڑے۔ بچے پیاسے اور بھوکے بلکتے تھے۔ عورتیں سراسیمہ تھیں مگر ان ظالموں کو ذرا بھی رحم نہ آتا۔ مکہ کے مسلمانوں پر زمین تنگ ہوگئی یہاں تک کہ انکو اپنے پیارے وطن کو خیرباد کہنا پڑا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے وعدہ لرادک الی معاد کے مطابق آپؐ دس ہزار قدوسیوں سمیت شاہانہ شان میں فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے تو دشمن سمجھ رہا تھا کہ اب موت ہی موت ہمارے لئے ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ بتاؤ اب تم کس سلوک کے مستحق ہو؟ انہوں نے جواب دیا آپؐ کریم بھائی ہیں اور ہم اسی سلوک کے آپ سے خواہاں ہیں۔ جو یوسف علیہ السلام نے اپنے خطا کار بھائیوں سے کیا تھا اُن کا یہ کہنا تھا کہ رحمۃ للعالمین کا عفو جوش میں آیا اور فرمایا لا تثریب علیکم الیوم کہ جاؤ آج تم آزاد ہو۔ یہ تھا۔ اُس مجسمہ رحمت کا احسان اور سلوک اپنے جانی دشمنوں کے ساتھ۔ کہ باوجود طاقت اور غلبہ حاصل ہونے کے معاف فرمایا اور کوئی تنبیہہ تک نہ کی اور اس طرح اپنے نمونہ سے ظاہر فرمادیا کہ اسلام کا مذہب دنیا میں محبت اور اخوت قائم کرنیوالا ہے۔

غرض یہ وہ جہانگیر اصول ہیں۔ جن کو اسلام نے پیش کیا اور جن پر عمل پیرا ہو کر قوموں اور ملکوں میں اتحاد اور افراد میں محبت اور یگانگت پیدا ہوتی ہے۔ اور جس کا ایک ابتدائی نمونہ عرب کے بے تعلق اور تہذیب سے کوسوں دور۔ حیوان نما وحشی اور خونخوار انسانوں نے پیش کیا اور اس زمانہ میں بھی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے ایک ایسی جماعت تیار کی ہے۔ جو اٰخرین منھم کی مصداق اور فاصبحتم بنعمتہٖ اخواناً کا نمونہ بن کر دنیا کو فادخلوا فی السلم کافۃ کا پیغام جانفزا پہنچا رہی ہے۔ کاش کہ لیڈران اقوام ان زریں اور سنہری اصول کو اپنائیں اور دنیا کو چین کا سانس لینے دیں۔

خاکسار تاثیر گجراتی از شملہ

جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر

مکرمی مولوی علی محمد صاحب (اجمیری) مولوی فاضل نے ۱۳ ستمبر ۱۹۴۵ء کے الفضل میں جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر غیر مبایعین کے دو تازہ خطبات پر تبصرہ فرماتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف غیر احمدی علماء کی رو میں بہہ چکے ہیں۔ متذکرہ بالا خطبات میں سے ایک (۳۱ اگست) میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تفسیر کا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تفسیر قرآن سے مقابلہ کرتے ہوئے اپنی تفسیر کو مقبول عام قرار دیا ہے۔ اور دعویٰ کیا ہے کہ ان کی تفسیر تیس سال میں چالیس پچاس ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے۔ جو ان کے نزدیک اس کی مقبولیت عامہ کی بین دلیل ہے۔

مولوی صاحب جس تفسیر پر اس قدر اترا رہے ہیں۔ اس کی حقیقت جماعت احمدیہ سے مخفی نہیں۔ اس میں مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سلسلہ احمدیہ اور خود ایک زمانہ تک کی اپنی ہی تحریرات کے خلاف اپنی محولہ بالا تفسیر میں بعض ایسے عقائد درج کر دیئے ہیں۔ جو سراسر سلسلہ کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ بلکہ مولوی صاحب موصوف نے اپنی اس تفسیر میں سلسلہ احمدیہ کے خصوصی مسائل کی تردید کرنے کی بھی ناکام کوشش کی ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کہ ان کی تفسیر غیر احمدیوں میں مقبول ہو۔ تیس سال کے عرصہ میں باوجود اس قدر پراپیگنڈا کرنے کے کہ جو ان کی انجمن کا تجارتی صیغہ کر رہا ہے۔ مولوی صاحب کی تفسیر کا بقول ان کے صرف چالیس پچاس ہزار کی تعداد میں شائع ہونا۔ ایسی تفسیر جو صریحاً غیر احمدی عقائد کی حامل ہے۔ اور اگر پڑھنے کے لئے نہیں تو محض طاقچہ پر رکھنے کے لئے ہی مسلمان اس کو خرید سکتے ہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں۔ جس کو مولوی صاحب ایک غیر معمولی کامیابی قرار دے کر دوسری تفسیروں کے مقابلہ میں پیش کریں۔ ہماری طرف سے بارہا یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اپنی تفسیر میں متعدد آیات کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشا اور عقائد کے خلاف تفسیر کی ہے۔ اور مولوی صاحب کو آج تک ہمارے اس دعویٰ کی تردید کی جرأت نہیں ہوئی۔ اگر مولوی صاحب کو اس کو تسلیم کرنے میں کچھ پس و پیش ہو تو اب بھی بیسیوں آیات پیش کی جا سکتی ہیں۔ جو ہمارے اس دعویٰ کی مؤید ہیں۔ لیکن باوجود سلسلہ احمدیہ کی تعلیم سے منحرف ہو جانے کے مولوی صاحب کو ہرگز کوئی ایسی کامیابی نہیں ہوتی جس کا وہ ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ کسی تفسیر کا زیادہ مقدار میں شائع ہونا ہمارے نزدیک۔ اس کی مقبولیت کی نشانی نہیں لیکن ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ خود مولوی صاحب کے ہی پیشکردہ اصل کے مطابق بھی ان کا دعویٰ صحیح نہیں۔ مولوی صاحب آئے دن اپنی انجمن کو کوستے رہتے ہیں کہ اس نے مولوی صاحب کی تصنیفات کی اشاعت کے لئے کوشش کرنے کا حق ادا نہیں کیا۔ ورنہ ان کی تفسیر بہت بڑی تعداد میں شائع ہو جاتی۔ لیکن آج مولوی صاحب اس کی کثرت اشاعت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اس امر کے بھی مدعی ہیں۔ کہ اس قدر کثرت سے اور کوئی تفسیر شائع نہیں ہوئی۔ تیس سال کے لمبے عرصہ میں کروڑہا غیر احمدیوں کو اپیل کرنے والی تفسیر کا بقول مولوی صاحب چالیس پچاس ہزار کی تعداد میں شائع ہو جانا جس میں سے ایک خاصی تعداد تبلیغی اغراض کے لئے مفت بھی تقسیم ہوئی ہوگی۔ کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن پھر بھی مولوی صاحب پر واجب ہے۔ کہ وہ اپنے اس دعویٰ کو بھی دلائل سے ثابت کریں۔

جس تفسیر کی اشاعت سے مولوی صاحب کو اپنی تفسیر کا مقابلہ کرنا مطلوب ہے۔ اسکی تفصیل معلوم کرنا مولوی صاحب کو ہرگز گوارا نہ ہوگا۔ لیکن واقعات پر نظر رکھنے والے محققین کیلئے یہ جاننا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ تفسیر جسکے مقابلہ میں معارف بیان نہ کر سکنے پر عجز کا اقرار خود مولوی صاحب اپنے اسی خطبہ میں کر چکے ہیں اگرچہ بین السطور تین ہزار کی تعداد میں شائع ہوئی اور صرف ایک ماہ کے اندر اندر اسکی تمام جلدیں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر کی مقبولیت کا یہ عالم ہے۔ کہ تفریباً باہر جماعتیں اس تفسیر کا درس دیا جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ تفسیر نایاب ہو چکی ہے۔ اس لئے اب کوئی شخص کسی دوسرے کو عاریتاً بھی دینے کو تیار نہیں کہ مبادا دوسرا شخص اسے واپس کرنے میں پس و پیش کرے اسکی قیمت چھ روپیہ مقرر تھی لیکن بعد میں یہ کتاب بیس تیس روپیہ تک بھی فروخت ہوئی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اساتذہ و پروفیسر صاحبان کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

قادیان اور بیرونجات کے سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ و پروفیسر صاحبان نے موسمی تعطیلات میں پندرہ روزہ تبلیغ پر جانے کا وعدہ کیا تھا۔ امید ہے ان میں سے بہت سے احباب اپنے وعدہ کے مطابق تبلیغ کر رہے ہونگے۔ اور بعض جانے کے لئے تیار ہو نگے۔ جو احباب تبلیغ کر رہے ہیں براہ مہربانی وہ اپنی تبلیغی رپورٹ بہت جلد دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا دیں۔ اور جو احباب جانے والے ہوں وہ بھی واپسی پر جلد رپورٹ بھجوانے کا خیال رکھیں۔ تا ان کی کارگزاری ریکارڈ میں آجائے۔ قائد تبلیغ مرکزیہ انصار اللہ

سہ ماہی رپورٹیں

شہری جماعتوں کی سہ ماہی رپورٹیں جو ماہ اگست میں نظارت میں پہنچنی چاہئے تھیں۔ بہت ہی کم وصول ہوئی ہیں۔ باقیماندہ جماعتوں کے عہدیدار اس اعلان کے دیکھتے ہی اپنی اپنی رپورٹیں فوراً نظارت بیت المال میں بھجوا دیں۔ (ناظر بیت المال)

اور اب تو پچاس روپیہ بلکہ سو تک بھی نہیں ملتی۔ مولوی صاحب کو اس امر کا اظہار تکلیف دیگا۔ لیکن میں اپنے بیان کی تصدیق کے طور پر عرض کرتا ہوں۔ کہ چند ہی دن ہوئے تحریک جدید کے دفتر میں جب میں تفسیر کبیر کے متعلق کوائف جمع کر رہا تھا۔ تو ایک دوست (چودھری عبد الغنی صاحب آف نئی دہلی) جو اتفاقاً وہاں موجود تھے۔ انہوں نے مجھے تبلایا۔ کہ وہ مولوی عنایت اللہ صاحب مرحوم تاجر کتب جن کے پاس دو جلدیں رہ گئی تھیں۔ وہ ایک جلد کے پچاس روپیہ تک دے رہے تھے۔ لیکن انہوں نے اس قیمت پر بھی دینے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ وہ اپنے رشتہ داروں کو یہ تحفہ پیش کرنا چاہتے تھے۔ کاغذ کی کمیابی کی وجہ سے ابھی تک اس کا دوسرا ایڈیشن شائع نہیں ہو سکا۔ لیکن دفتر تحریک جدید اس کے ایک حصہ سورۂ کہف کی تفسیر تین ہزار کی تعداد میں علیحدہ شائع کرنے کا انتظام کر رہا ہے۔ اور اس کے آرڈر بھی آچکے ہیں۔ مولوی صاحب ذرا اپنی مزعومہ کامیابی کا اس حقیقی کامیابی کے ساتھ مقابلہ کریں اور دیکھیں۔ کہ کیا تین ہزار کا شائع ہوتے ہی فروخت ہو جانا اور وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت یافتہ جماعت میں۔ جو حقائق و معارف کو سمجھنے کی کماحقہٗ اہلیت رکھتی ہے۔ اور حضور علیہ السلام کی تعلیم سے بخوبی واقف ہے۔ مولوی صاحب کے لئے جائے رشک تو نہیں؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تفسیر کی ہی یہ خصوصیت نہیں۔ حضور کی دیگر تصنیفات کی اشاعت بھی مولوی صاحب کے لئے حسد کرنے کے مواقع مہیا کرتی رہتی ہیں۔ حضور کا حال ہی میں لاہور میں دیا ہوا لیکچر موسومہ "اسلام کا اقتصادی نظام" جس قدر مقبول ہوا ہے۔ مولوی صاحب اور ان کی پارٹی کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ یہ کتاب پانچ ہزار کی تعداد میں شائع ہوئی۔ اور شائع ہوتے ہی تین چار دن کے اندر اندر ختم ہو گئی۔ اور اب اسی مقدار میں دوبارہ شائع ہو رہی ہے۔

کاش کہ مولوی صاحب سوچیں۔ کہ اس مقبولیت کی کیا وجہ ہے۔ اور کیوں خدا تعالیٰ انہیں ان کے اپنے ہی تسلیم کردہ بلکہ قائم کردہ اصل کے ماتحت بھی ہر میدان میں انہیں ناکامی ہی ناکامی دکھلاتا ہے۔

(خاکسار محمد ابراہیم علی۔ اے۔ آف تعلیم الاسلام ہائی)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی قبولیت دعا کا تازہ نشان

آج دنیا میں خدا کے عظیم الشان فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل احمدیت ہے۔ جس نے دنیا کو ایک حی و قیوم۔ سمیع و بصیر خدا سے آگاہ کیا۔ ظنون فاسدہ سے نجات بخشی۔ اور دلوں میں کامل یقین پیدا کیا۔ چنانچہ ہر احمدی خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں کا شاہد ہے۔ اور احمدیت میں داخل ہو کر اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے حصہ پا کر اس امر کا شاہد ہے۔ کہ وہ امام برحق جو آج روحانی دنیا کا بادشاہ اور خدا تعالیٰ کا خاص محبوب ہے۔ یہی وجود ہے۔

بطور تحدیث نعمت میں احباب جماعت کو آگاہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میری بریت اور ملازمت پر بحالی حضور کی قبولیت دعا کا ایک زندہ اور تازہ نشان ہے۔ اور ایک ایسا معجزہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنوں اور بیگانوں کو دکھوایا۔ اور یہ امر ان کے ایمانوں کی تازگی کا موجب بنا۔ دہلی میں سینکڑوں نہیں ہزاروں انسان اس دعا کے نشان کے گواہ ہیں۔ جنہوں نے میرے ساتھ معطلی کے زمانہ میں ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور بہتوں کو اب میں یہ کہتے سنتا ہوں۔ کہ احمدیوں کا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ جو ان کی پکار سنتا اور نوازتا ہے۔

گذارش ہے۔ کہ یہ عاجز ایک محکمانہ معصیت میں مبتلا کر دیا گیا تھا۔ اور تقریباً ایک سال تک ملازمت سے معطل رہا۔ ہر ممکن سختی برتی گئی۔ اور یہ سمجھ لیا گیا۔ کہ میرے بچنے کی اب کوئی صورت نہیں۔ دنیاوی اسباب میں سے کوئی بھی سامان مجھے میسر نہ تھا۔ صرف ایک چیز تھی۔ جو میرے لئے پناہ تھی۔ یعنی میرے آقا کی دعا اور احمدیت کے نام سے نسبت۔ میں سمجھتا تھا۔ کہ خدا مجھے ضائع نہ کریگا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں میں شامل ہوں۔ لیکن جب اپنے گناہوں پر نظر کرتا۔ تو خدا تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈرنے لگتا۔ کہ ایسا نہ ہو میرے گناہ میری شقاوت کا موجب بنیں۔ اس لئے کثرت سے استغفار کرتا۔ پولیس کی طویل تفتیش کے بعد میرا کیس (مقدمہ) حکومت ہند کی عدالت سپیشل ٹیربنل لکھنؤ کے سپرد کیا گیا۔ اور گزٹ آف انڈیا میں اس کا اعلان کر دیا گیا۔ چنانچہ مجھے لکھنؤ جانا پڑا۔ سال بھر کی معطلی اور مالی تنگی بھلا کب اجازت دیتی تھی۔ کہ میں کوئی بڑا وکیل یا Defence پیش کر سکتا۔ دہلی سے روانہ ہوتے اور لکھنؤ پہنچکر حضرت اقدس اپنے پیارے آقا کو تاریں دیں۔ کہ اس عاجز کی بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ اور خود دعائیں کرتا ہوا عدالت کے سامنے پیش ہوا۔ حضرت اقدس کی دعاؤں کے صدقے ٹیربیونل نے جو دو انگریز اور ایک ہندوستانی تین فاضل ججوں پر مشتمل تھا۔ سرکاری گواہوں کے بیانات لینے کے بعد جن کی گواہیاں خدا کے فضل سے میرے حق میں تھیں۔ مجھے بری قرار دیا۔ اور مقدمہ خارج کر دیا۔ صفائی تک پیش کرنے کی نوبت بھی نہ آئی۔ یہ ایک کھلا نشان خدا کے فضل اور میرے آقا کی دعاؤں کی قبولیت کا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک میں خدا تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہوا واپس دہلی لوٹا اور آج اپنی ملازمت پر بحال ہو کر سجدات شکر بجالاتا ہوں۔ کہ خدا نے مجھے ہر شر سے بچایا۔ اور اپنی پناہ میں رکھا۔

مجھے ۱۸ تاریخ معطل کیا گیا۔ اور ۲۰ تاریخ معاملہ حوالہ پولیس کر دیا گیا۔ لکھنؤ میں ۱۸ تاریخ ہی کو ایک سال کے بعد مقدمہ پیش ہوا۔ اور ۲۰ تاریخ کو بفضل خدا عدالت نے مجھے بری کر دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ سہ

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

اس زمانہ تعطلی میں میں نے کیا کیا۔ احباب کے لئے اس کا جاننا باعث دلچسپی ہوگا:۔

(۱) معطلی کے زمانہ میں میں نے تہجد کی نماز میں کبھی ناغہ نہ کیا۔

(۲) میں نے اپنے بچے عزیز عبد السلام شبلی کو ہدایت کی کہ وہ بلا ناغہ روزانہ دعا کے لئے ایک خط بخدمت حضرت اقدس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ مخدومی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب مخدومی حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور مخدومی حضرت مولوی شیر علی صاحب روانہ کرتا رہے۔ چنانچہ عزیز موصوف نے استقلال سے یہ کام سر انجام دیا۔ اور میری بحالی کے دن تک روزانہ بلا ناغہ تک خط لکھتا رہا۔

(۳) وقتاً فوقتاً صدقات دیتا رہا۔

(۴) اپنے اوقات تلاوت قرآن کریم اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تبلیغی مضامین لکھنے میں صرف کئے۔ اور اس مہلت کو جسے عرف عام میں مصیبت کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ حتی المقدور تبلیغ میں صرف کیا۔

(۵) اپنے گناہوں کے لئے استغفار اور دشمن کے شر سے بچنے کے لئے اکثر وقت دعا کرنا اپنا معمول رکھا۔

(۶) دعا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اور رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کا ہر وقت ورد رکھا۔

(۷) پیشی کے روز عدالت جانے سے پہلے اخویم مکرم سید ارشد علی صاحب لکھنوی نے ایک ٹکڑا پارچۂ مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے اپنے پاس رکھنے کے لئے عنایت کیا۔ میں نے حضرت کے برحق الہام کے ماتحت کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ خدا کے فضل سے باوجود اپنے فقیر ہونے کے اس برکت کو اپنے حال پر پورے ہوتے دیکھا اور میری روح اس نظارہ کو دیکھ کر لطف اندوز ہوئی۔ کہ کس طرح کمرہ عدالت میں فرشتوں کا نزول ہوا۔

معطلی کے دوران میں احباب جماعت احمدیہ نے نہایت ہی محبت کا سلوک کیا خصوصاً مندرجہ ذیل احباب نے جس اخوت کا ثبوت دیا۔ اس کی مثال حقیقی بھائیوں میں بھی ملنا مشکل ہے۔

اخویم مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب
اخویم مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب
اخویم مکرم خان صاحب حافظ عبد السلام
صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب
مکرم و محترم سیٹھ خیر الدین صاحب لکھنوی
اور عزیزم مرزا احسان الحق صاحب

میں وہ الفاظ نہیں پاتا کہ جن سے ان احباب کا شکریہ ادا کروں۔ جنہوں نے اپنے قیمتی اوقات نازک مشوروں اور دعاؤں سے میری ہر ممکن مدد فرمائی۔ اور میری کمزوری کو دیکھتے ہوئے ہمیشہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر عبداللطیف صاحب نے تو کیا مالی اور کیا جانی امداد کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ پس میں دعا کرتا ہوں کہ مولا کریم میرے ان بھائیوں کو دین اور دنیا کی نعماء کا وارث بنائے۔ اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ یہ بھی احمدیت کا اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تربیت کا صدقہ ہے کہ خدا نے ہمیں ایسے ایسے محبت کرنے والے بھائی عطا فرمائے۔ جنکی مثال دوسری جماعتوں میں ڈھونڈھنا عبث ہے۔ جو حقیقی ماں جائے بھائیوں سے بڑھ کر محبت اور شفقت کرنے والے ہیں۔ اور ایسے بزرگ عطا کئے۔ جنکی دردمندانہ دعائیں ہمارے لئے پناہ کا موجب ہیں۔ خدا ان کو زندہ سلامت رکھے اور جزائے خیر دے۔

تمام دنیا کی نعمتوں سے بڑھ کر مولا کریم نے ہم عاجز بندوں کو وہ وجود باجود جو مصلح موعود ہے اس زمانہ میں عطا کیا ہے جو اپنے حسن و احسان میں بے مثال ہے ہم جس قدر بھی خدا کا شکر کریں تھوڑا ہے ہماری دعا یہ ہے کہ مولا کریم حضرت اقدس کو زندہ سلامت رکھے اور اپنے فضلوں سے اسلام کی فتوحات حضور کے ہی مبارک ہاتھوں پر کرے۔ آمین۔ میں تمام جماعت کے احباب اور بہنوں کا جنہوں نے اس عاجز کی بریت کے لئے دعائیں کیں۔ تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا ہی ان کی جزا ہو۔

محتاج دعا خاکسار عبدالحکیم احمدی از دہلی۔

۱۹۴۶ء میں ایف۔ اے کا امتحان دینے والے

آئندہ امتحان ایف۔ اے (اپریل ۱۹۴۶ء) کے لئے قادیان کو سنٹر بنوانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لہذا جو احمدی امیدواران ایف۔ اے کا امتحان پرائیویٹ طور پر دینا چاہتے ہوں۔ خواہ پورا ہو یا صرف انگریزی کا وہ اپنے نام اور پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ تعداد کا صحیح اندازہ کیا جا سکے

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان

شہروں کا گرنا اور آبادیوں کا ویران ہونا

گزشتہ جنگ کے ایام میں چونکہ خبروں پر کڑی نگرانی تھی۔ اور اتحادی نقصانات کو یا تو بیان ہی نہ کیا جاتا۔ یا ان کو گھٹا کر بیان کیا جاتا تھا۔ اس واسطے اصلی نقصانات کا علم نہ ہو پاتا تھا اب جنگ کے خاتمہ پر اتحادیوں نے اپنے نقصانات کا جائزہ لینا شروع کر دیا ہے اور وقتاً فوقتاً ان کو شائع کرنے میں بھی مضائقہ نہیں سمجھتے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی درباره بربادی امن یورپ اور بھی واضح ہوتی جا رہی ہے۔ انگریزی اخبار "ڈان" دہلی ۵ ستمبر نے رائٹر کی لندن سے ۳ ستمبر کی خبر یوں شائع کی ہے:۔

"سوویٹ روس میں جرمن مظالم۔ حسب رپورٹ شائع کردہ سوویٹ خاص حکومتی کمیشن برائے تحقیقات جرمن مظالم اور مادی نقصانات ماسکو ریڈیو نے آج بیان کیا ہے کہ سوویٹ روس میں جرمن قابض فوجوں نے دس لاکھ سوویٹ شہریوں کو مار ڈالا یا موت کی سی ایذا دی۔ یا ان کو جلاوطن کر دیا۔ آگے رپورٹ میں ذکر ہے کہ جرمنوں نے ۱۷۱۰ شہروں کو برباد کیا اور ۷۰ ہزار سے زائد مواضعات کو ویران کیا۔ جس کے نتیجہ میں اڑھائی کروڑ لوگ بے گھر اور بے خانماں ہو گئے"۔

یہ صرف روس کے شہروں اور بستیوں کی ویرانی اور بربادی کا ذکر ہے۔ یورپ کے دیگر ممالک کی ویرانی اور بربادی مزید برآں ہے۔ اس سے دوران جنگ میں یورپ کے امن کی بربادی کا اندازہ ہو سکتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کہ

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں ..... میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

کے حرف بحرف اور لفظ بلفظ پورے ہونے کا ثبوت ہے۔ کاش لوگ خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے اب بھی آجائیں

غلام احمد خان ایڈووکیٹ پاک پٹن

احرار کا عبرتناک انجام

ایک وقت تھا جبکہ مجلس احرار احمدیت کو نیست و نابود کرنے اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کا دعویٰ کیا کرتی اور کہا کرتی تھی کہ "دو تین سال کے اندر اندر احمدیت کا اسطرح خاتمہ کر دیں گے۔ کہ کوئی احمدی دیکھنے کو بھی نہ مل سکے گا۔ اس کے لئے بعض بعض ادارے قائم کئے گئے۔ کئی طرح سے غریب مسلمانوں سے روپیہ اکٹھا کیا گیا اور اس کا بڑا حصہ ذاتی مصرف میں خرچ کیا گیا۔ احمدیت تو خدا کے فضل و کرم کے ساتھ دنیا کے کناروں تک پہنچی۔ مگر اسکے بالمقابل احرار کا جو انجام ہوا۔ اس کا اندازہ ان سطور سے لگایا جا سکتا ہے جو حال ہی میں اخبار نوائے وقت" (۱۴ اگست) میں "قادیان کی مجلس احرار توڑ دی جائے گی" کے عنوان سے شائع ہوئی ہیں۔ لکھا ہے:۔

"قادیان میں عرصہ سے احراری کارکنوں میں اختلاف جاری ہے۔ جو بے حد نازک صورت اختیار کر گئے ہیں۔ بہت سے احرار کے ممبر مسلم لیگ کے ممبر بن رہے ہیں اور ہائی کمانڈ قادیان میں بھاگ دوڑ کر رہا ہے۔ مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ امید ہے بہت سے احراری ورکر جلد مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں گے۔ احرار ہائی کمانڈ قادیان کی مجلس احرار کو توڑ دینے کا جلد اعلان کر دیگا کیونکہ نئی ممبر سازی میں بہت کم لوگ احرار کے ممبر بنے گے"۔

ایک طرف تو یہ حالت ہے۔ کہ احرار کے ہائی کمانڈ کو قادیان کے لئے کوئی ورکر نہیں ملتا۔ دوسری طرف احمدیت کے سینکڑوں نوجوان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رہے اور دنیا کے دور دراز ممالک میں جا رہے ہیں یہ ایک احمدیت کی صداقت کا عظیم الشان نشان ہے۔

خاکسار عبدالعزیز متعلم بی اے جالندھر شہر

خدام کے سالانہ اجتماع پر علمی مقابلے

ہر خادم کا فرض ہے کہ مندرجہ ذیل علمی مقابلوں کیلئے تیار ہو کر آئے۔ ان مقابلوں میں اول دوئم رہنے والوں کو انعامات دیے جائیں گے۔

(۱) ترجمہ نماز۔ کس معیار کا آتا ہے؟

(۲) ترجمہ قرآن۔ کتنا اور کس معیار کا آتا ہے؟

(۳) حفظ قرآن۔ کتنا اور کیا حفظ ہے؟

(۴) مطالعہ احادیث کتنا اور کیا مطالعہ ہے؟

(۵) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کتنا اور کیا مطالعہ ہے؟

(۶) معیار مطالعہ کتب امتحانات منعقدہ سال دوران۔ کتنے امتحانات میں شریک ہوئے۔ اور کیا مطالعہ ہے؟

(۷) انصار سلطان القلم۔ بلحاظ علم۔ زبان ادب کے کیا مضمون لکھ سکتا ہے؟

(۸) تعلیم ناخواندگان۔ کتنے ناخواندگان کو اور کتنی اور کیسی تعلیم دی؟

(۹) عام دینی معلومات ـــــ قرآن حدیث فقہ۔ تاریخ۔ اسلام اور احمدیت۔ کلام۔ غیر مذاہب۔ عام معلومات کے متعلق سوالات ہوں گے۔

خدام احمدیت سے امید کی جاتی ہے۔ کہ اس عرصہ میں بقیہ کمی کو پورا کر لیں گے۔ اور اس بات کا ثبوت دیں گے کہ وہ اور صرف وہی دنیا کی راہنمائی کرنے اور تعلیم دینے کے حقدار ہیں۔ اور دنیا میں کسی قوم کے اس کثرت سے نوجوان تعلیم میں اسقدر بڑھے ہوئے نہیں ہیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد بیگ
قائم مقام مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جامعہ احمدیہ کے متعلق اعلان

نظارت تعلیم و تربیت کے تازہ فیصلہ کے مطابق فی الحال جامعہ احمدیہ اپنی موجودہ عمارت میں ہی کھلے گا۔ اساتذہ کرام و طلباء کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ موسمی تعطیلات کے بعد ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء کو ۸½ بجے اسی جگہ جامعہ احمدیہ کھلے گا۔ مکانی تبدیلی بعد ازاں ہو گی۔ انشاء اللہ

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لیبارٹری اسسٹنٹ کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج قادیان کے شعبہ سائنس کی کیمسٹری برانچ کے لئے ایک لیبارٹری اسسٹنٹ کی فوری ضرورت ہے۔ جس کی تنخواہ ۵۰-۲-۳۰ روپے ہوگی علاوہ اس کے مہنگائی الاؤنس -/۸/۹ روپے ہوگا۔ درخواست کنندگان کم ازکم میٹرک پاس ہوں۔ ایسے احباب کو ترجیح دیجائیگی جنہوں نے میٹرک کا امتحان سائنس کے ساتھ پاس کیا ہوگا۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش سے بنام پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج قادیان جلد آنی چاہئیں۔ عبدالاحد عفی عنہ
افسر اعلیٰ شعبۂ سائنس تعلیم الاسلام کالج قادیان

سندھ میں مفت تبلیغ

اگر آپ سندھ کے کسی حصے میں رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا دل عطا کیا ہے جسمیں تبلیغ احمدیت کا درد ہے۔ تو آپ دیر نہ کریں اور مجھ سے مفت سندھی لٹریچر منگوا کر مستحق اشخاص میں تقسیم کریں۔ میرے پاس سندھی ٹریکٹ "دونوں جہانوں میں فلاح پانے کی راہ" موجود ہے۔ یہ ۸ صفحہ کا ٹریکٹ بلحاظ مضمون لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ ہے۔ صرف ۲ آنے بمیں ٹریکٹ کا محصول ڈاک بھیجکر مفت طلب کریں۔ یہ اقرار آنا چاہیئے کہ کوئی ٹریکٹ ضائع نہ کیا جائیگا۔ ۲۰ ٹریکٹ سے زائد کسی جماعت یا فرد کو مفت نہ بھیجے جائیں گے۔ سندھ میں تبلیغ کے لئے اردو ٹریکٹ بھی محصول ڈاک آنے پر مفت ارسال کئے جائیں گے۔
عطاء اللہ احمدی چھورو ضلع تھرپارکر سندھ

وصیتیں

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۸۸۵۹ منکہ خلیل الرحمٰن ولد عبدالرحمٰن صاحب قوم صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن سیوہارہ ڈاکخانہ خاص ضلع بجنور صوبہ یو پی۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمدنی -/۸۴ روپے ہے میں تاوصیت اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد۔ محمد خلیل الرحمٰن احمدی سپروائزر۔ کوٹھی لوہاری ڈاکخانہ منجھول ضلع کرنال۔ گواہ شد۔ ابوالبرکات غلام رسول راجیکی دارالرحمت قادیان گواہ شد حکیم مہر علی شاہ قادیان

نمبر ۸۸۶۰ منکہ محمد مسعود احمد ولد مولوی محمد حجی صاحب قوم قریشی عباسی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن حال کسووال ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/۶۴ روپے ہے میں تاوصیت اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد مسعود۔ اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے کسووال گواہ شد نیاز محمد میڈیکل پریکٹیشنر چک ۱۱۹/۷-A.R ڈاکخانہ کسووال۔ گواہ شد۔ محمد حجی والد موصی۔

نمبر ۸۷۶۵ منکہ لطیفاں بیگم زوجہ چوہدری برکت اللہ خان صاحب قوم راجپوت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات طلائی ۴½ تولہ زیور نقرئی ۶ تولہ حق مہر -/۲۵۰ بذمہ خاوند۔ علاوہ ازیں یکصد روپیہ نقد ہے۔ میں اس کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ۔ لطیفاں بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد برکت اللہ خان خاوند موصیہ حال پوسٹ مین داکے ونڈ ضلع لاہور۔ گواہ شد۔ دولت خان سیکرٹری مال کاٹھ گڑھ

نمبر ۸۸۰۱ منکہ شاہ بیگم عرف شاہ بانی زوجہ صلاح محمد صاحب قوم شیخ کشمیری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن بھولہ ڈھوڑیاں ڈاکخانہ دھرم سال مہنلد ضلع پونچھ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ماہ شہادت ۱۳۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ مہر یکصد روپیہ جو میں اپنے خاوند سے وصول کرچکی ہوں اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں میں اس جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ مہر یکصد روپیہ جو میں اپنے خاوند سے وصول کرچکی ہوں۔ اس کے علاوہ کوئی جائداد نہیں میں اس جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد علاوہ ازیں ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ الامۃ شاہ بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ عبدالرحیم پسر موصیہ گواہ شد محمد احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۷۹۵۶ منکہ صدر دین ولد شیر دین قوم الراعی پیشہ زمینداری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۳۲ء ساکن چک ۲۳۵ ڈاکخانہ کمالیہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری سالانہ آمد بذریعہ کاشت -/۲۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ صدر دین
گواہ شد:۔ منور احمد
گواہ شد۔ مقبول احمد انسپکٹر وصایا

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تجربہ فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے یہ دوائی
"فضل الٰہی"
دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس سولہ روپے ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

اطلاع کردیں

کوئی صاحب نصیر الدین احمد صاحب نے ہمارے دواخانہ کی مشہور نسوانی گولیاں۔ جوکہ مستورات کے مخصوص دردوں کمی زیادتی۔ بے قاعدگی۔ کمزوری اور کمی خون کے لئے اکسیر ہیں طلب کی ہیں۔ لیکن اپنا مکمل پتہ لکھنا بھول گئے ہیں۔ وہ ہمیں مکمل پتہ سے اطلاع دیں۔
حمیدیہ فارمیسی قادیان

تارک افیون۔ مدک و چانڈو و افیون کی تباہ کاریاں ظاہر ہیں۔ لوگ اسکو کچھ استعمال کرکے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں تباہ کرتے ہیں اور اپنی زندگی کی امنگوں کو یاس و حسرت سے بدلتے ہیں۔ غرضیکہ افیون کا استعمال ہر صورت میں برا ہے۔ اور افیون کھا کر اپنے روپیہ کو برباد کرتے ہیں۔ اس دوا کے استعمال سے افیم مدک و چانڈو ہمیشہ کے لئے چھوٹ جاتی ہے نہایت مجرب دوا ہے۔ اسی دولت نہ آنسو بہتے ہیں نہ ناک بہتی ہے نہ جماہی آتی ہے نہ پیٹ میں درد ہوتا ہے نہ ہاتھ پیروں میں درد ہوتا ہے۔ پانچ روز میں چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت پانچ روپے ۔۔ پتہ
مولوی حکیم ثابت علی نیچر بان محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

ستار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے لئے

ضرورت

ستار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے لئے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو اردو انگریزی میں اچھی لیاقت رکھتا ہو۔ اور ان دونوں زبانوں میں آزادی سے گفتگو اور خط و کتابت کرسکتا ہو۔ محنتی ہو اور تجارتی مذاق رکھتا ہو جس کو مینیجنگ ڈائرکٹر صاحب کے اسسٹنٹ کے طور پر لگایا جائے گا۔ منتخب ہونے کی صورت میں دوران عرصہ ٹریننگ ایک سو روپیہ ماہانہ دیا جائے گا۔ امتحانی عرصہ ایک سال ہوگا اس کے بعد ان کو ۱۰۰ ــ ۱۰ ــ ۱۵۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ اس سے اگلے گریڈ کا فیصلہ بعد میں ہوگا۔
خواہشمند احباب اپنی درخواستیں علیحدہ جلد بھجوادیں۔
چیئرمین ستار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ کل ۱۹ ستمبر کو پونے دس بجے رات لارڈ ویول وائسرائے ہند ایک تقریر براڈ کاسٹ کریں گے۔ جو تمام ریڈیو سٹیشنوں سے سنی جا سکے گی۔

بمبئی ۱۸ ستمبر۔ سی۔ پی گورنمنٹ کے کانگرسی وزیر مسٹر یوسف شریف کانگرس سے مستعفی ہو کر لیگ میں شامل ہو گئے ہیں۔

پونا ۱۸ ستمبر۔ آج پھر کانگرس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ خیال ہے۔ کہ آج یہ پروگرام ختم ہو جائے گا۔ اور کل صبح مولانا ابوالکلام آزاد بمبئی روانہ ہو جائیںگے۔

ٹوکیو ۱۸ ستمبر۔ جنرل میکارتھر نے اعلان کیا ہے۔ کہ اتحادی فوجیں اس کامیابی سے جاپان میں داخل ہوئیں۔ کہ امید ہے چھ ماہ تک وہاں صرف دو لاکھ سپاہیوں کی ضرورت رہ جائیگی۔ اپنی حکومت بنانے کی بجائے جاپانی حکومت سے کام لینا مناسب سمجھا گیا ہے۔ کیونکہ اس طرح ہم کم طاقت کم روپیہ اور کم وقت خرچ کر کے اپنا تسلط جمانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

چنگنگ ۱۸ ستمبر۔ چین کی قومی فوج کے ہراول دستے پیکن پہنچ گئے ہیں۔ یہ چین کا پہلا دارالحکومت ہے۔ بیسواں ہندوستانی ڈویژن سیگاؤں پہنچ گیا ہے۔ یہ وہ ڈویژن ہے۔ جس نے ملایا میں نہایت شاندار کارنامے دکھائے

سنگاپور ۱۸ ستمبر۔ ایک افسر نے بتایا کہ ملایا میں ربڑ کے باغات کو اتنا نقصان نہیں پہنچا۔ جتنا خیال کیا جاتا ہے۔ ۲ یا ۵ فی صدی سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ مگر صحیح صحیح اندازہ تب ہوگا۔ جبکہ ربڑ کمشن اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔ یہ مشن اس وقت ملایا کا دورہ کر رہا ہے۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ کل برطانیہ کی سب سے بڑی عدالت اولڈ بیلی میں ڈاکٹر جائسن جسے لارڈ ہاہا کہا جاتا تھا۔ پر غداری کے الزام میں مقدمہ دائر کیا گیا۔ اس پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ دوران جنگ میں وہ دشمن سے مل گیا۔ اور برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈا کرتا رہا۔ ڈیفنس نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ جائسن برطانیہ کا باشندہ نہیں وہ امریکہ میں پیدا ہوا تھا۔ مقدمہ کی کارروائی جاری ہے۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ ٹائمز لنڈن کے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں روس اور اتحادیوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ جرمنی میں تباہی سے بچنے کے لئے وہ اپنی سیاسی اور اقتصادی پالیسی میں بنیادی تبدیلیاں کر کے ایک دوسرے سے اشتراک عمل کریں۔ یہ اخبار لکھتا ہے۔ کہ جرمنی میں سیاسی اور اقتصادی حالات اس قدر خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ کہ یہ بات انہیں سمجھنی چاہیئے۔ کہ اگر کوئی عملی اقدام نہ کیا گیا۔ تو ان سردیوں میں کرائسس پیدا ہو جائے گا۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ جنگ کے خاتمہ کی وجہ سے جہاں دنیا بھر کی فوجیں توڑی جا رہی ہیں۔ وہاں حکومت ٹرکی نے ریزرو افسروں کو بھی گھروں سے بلا لیا ہے۔ اور زمانہ جنگ کی پندرہ لاکھ فوج بھی بدستور کیل کانٹے سے لیس تیار رہے گی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ تیاری کا یہ سلسلہ ترکوں اور روس کی باہمی چپقلش کا نتیجہ ہے۔ (۱) ترکی درہ دانیال میں سوویٹ روس کے ساتھ مشترک اڈے لینے کو ہرگز تیار نہیں۔ اور نہ ہی روس کو پٹے پر دیگا۔ (۲) حکومت ترکی روس کے ساتھ ملحقہ مشرقی سرحدوں میں کسی قسم کی تبدیلی کے سلسلہ میں بات چیت کرنے کو بھی تیار نہیں۔ (۳) حکومت ترکی کسی ایسے فیصلے کو قبول نہ کرے گی۔ جو اس کی عدم موجودگی میں کیا گیا ہو۔ اور اگر ضرورت پڑی۔ تو وہ ایسے فیصلوں کا طاقت سے بھی مقابلہ کرے گی۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں اس انکشاف سے کہ روس نے بحیرہ روم میں بھی اقتدار حاصل کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ پولیٹیکل حلقوں میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ روس نے وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں جو علاقائی مطالبات کئے ہیں۔ وہ اتحادیوں کی توقعات سے بہت زیادہ ہیں۔ روسی مطمع نظر کا انکشاف اطالوی نو آبادیات کے مستقبل پر بحث کے دوران میں ہوا۔

ٹوکیو ۱۸ ستمبر۔ فلپائن کی کٹھ پتلی جاپانی گورنمنٹ کے تین ممبروں کو آج نارا سے گرفتار کر لیا گیا ہے ان میں فلپائن گورنمنٹ کا صدر اس کا لڑکا جو پریذیڈنشل گارڈ کا کمانڈر تھا۔ اور نیشنل اسمبلی کا پریذیڈنٹ بھی شامل ہے۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ پانچ بڑے وزرائے خارجہ کی کونسل نے آج اس امر کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ اٹلی کو اس کی نو آبادیوں پر تمام حقوق سے محروم کر دیا جائے۔ اور سابق اطالوی سلطنت کے انتظام کے لئے ایک ٹرسٹی شپ قائم کیا جائے۔ جو ان ملکوں کو بالآخر آزادی کی طرف لے جائیگا۔

پونا ۱۸ ستمبر کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ڈاکٹر سید محمود کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔

یوکوہاما۔ ۱۸ ستمبر۔ جنرل میکارتھر نے جن اشخاص کی گرفتاری کے حکم جاری کئے تھے۔ ان میں سے سات حکومت جاپان نے اتحادیوں کے سپرد کر دیئے ہیں۔

بمبئی ۱۸ ستمبر۔ ملایا کے لوگوں کی فوری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تقریباً ½۱ کروڑ گز کپڑا ہندوستان سے ملایا بھیجا جا رہا ہے۔ یہ اس کوٹا میں سے ہے۔ جو غیر ملکوں کے لئے مخصوص ہے۔

پونا ۱۸ ستمبر۔ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اپنے دوسرے اجلاس میں ہندوستان کی سٹرلنگ کی رقم کے متعلق ایک مسودہ تیار کر لیا ہے۔ جسے بمبئی میں آل انڈیا ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

لاہور ۱۸ ستمبر۔ سابق ڈیفنس ممبر سر فیروز خاں نون ۲۲ ستمبر کو ملک خضر حیات وزیر اعظم پنجاب سے ملاقات کرینگے۔

سنگاپور ۱۸ ستمبر۔ ساؤتھ ایسٹ ایشیا کمانڈ کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اعلیٰ اتحادی کمانڈر لارڈ مونٹ بیٹن نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ جاپانیوں نے جو جو مظالم اتحادی قیدیوں اور نظر بندوں پر ڈھائے ہیں۔ وہ معلوم کر کے مجھے سخت دکھ اور صدمہ ہوا ہے۔ ایسے ظالم لوگوں کو کبھی بغیر سزا چھوڑا نہیں جا سکتا۔ انہیں سخت سے سخت سزا دی جائیگی۔ مگر انسانی تہذیب اور انصاف کو ہاتھ سے جانے نہ دیا جائیگا۔

چنگنگ ۱۸ ستمبر۔ آج کنٹن میں جاپانی فوج نے رسمی طور پر محضر اطاعت پر دستخط کر دیئے۔

مدراس ۱۸ ستمبر۔ آج سویرے ایک ہسپتالی جہاز یہاں پہنچا۔ جس میں تین سو آدمی ہیں۔ جو جاپانیوں کی قید میں تھے۔ اور سب کے سب بیمار ہیں۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ وائسرائے ہند لارڈ ویول کی تقریر کے بعد پونے تین بجے رات مسٹر ایٹلی وزیر اعظم برطانیہ بھی ہندوستان کے متعلق ایک تقریر براڈ کاسٹ کریں گے۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ ابھی تک اس بارے میں کوئی باقاعدہ اعلان نہیں ہوا۔ کہ وزرائے خارجہ کی کونسل میں ہندوستان کی نمائندگی کے فرائض کون ادا کر رہا ہے۔ چونکہ کمشنر فار انڈیا دوسری کانفرنس میں ہندوستان کی نمائندگی نہیں کر سکیں گے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کی جگہ نمائندگی کے فرائض (فیڈرل کورٹ کے جج سر ظفر اللہ خاں جو اس وقت برطانیہ میں ہیں) سر انجام دیں۔

واشنگٹن ۱۸ ستمبر۔ امریکہ کے دفتر خارجہ کا محکمہ اطلاعات جنگ کل رات توڑ دیا گیا۔ اس محکمہ کی گھریلو برانچ قطعی طور پر ختم کر دی گئی ہے۔ اور غیر ملکی برانچ کا کنٹرول محکمہ خارجہ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

گورداسپور ۱۸ ستمبر۔ خان بہادر سید اعجاز حسین شاہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کھانڈ کی بلیک مارکیٹ کے سلسلہ میں لالہ امرناتھ کوہلی میونسپل کمشنر کے خلاف ۶ مقدمات کا فیصلہ سناتے ہوئے ملزم کو ۲ مقدمات میں بری کر دیا۔ اور ۴ میں آٹھ سال قید اور ۳۹ ہزار روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ مزید ۳ سال قید سخت سزا دی۔

سنگاپور ۱۸ ستمبر۔ جزیرہ نمائے ملایا کے مغربی کنارے پر واقع ریاست کا سلانگور کے جاپانی نواز سلطان ٹنکو موسےالدین کو برطانوی فوجی حکام نے گرفتار کر لیا ہے۔ یاد رہے کہ جاپانیوں نے جب اس ریاست پر قبضہ کیا۔ تو اس کے سلطان سر حسام الدین عالم شاہ مستعفی ہو گئے تھے۔ اور ان کی جگہ موسیٰ الدین کو جاپانیوں نے اس ریاست کا سلطان مقرر کیا تھا۔

نیو یارک ۱۸ ستمبر۔ کل رات سیامی سے اطلاع ملی ہے۔ کہ اس طوفان باد کے دوران میں جو گذشتہ رات فلوریڈا سے گذرا۔ آگ اور آندھی سے جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کا اندازہ ۵ کروڑ ڈالر ہے